’’نہر 2 کیوسک ہونی تھی، مگر کاغذوں میں ہی بہتا رہا‘‘، ضلع کونسل کے 40 کروڑ روپے کے منصوبے کی کہانی

(صفحہ اول سے آگے)

سب سے زیادہ متاثر وہ کاشتکار ہوئے جنہوں نے اپنی زمینیں نہر کے نام پر دیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں نہ تو پورا معاوضہ ملا اور نہ ہی پانی۔ ’’ہم سے کہا گیا تھا کہ نہر آئے گی تو زمین کی قیمت بڑھ جائے گی، لیکن ہوا یہ کہ ہماری زمین بھی گئی اور فائدہ بھی نہیں ہوا۔‘‘ ایک اور کاشتکار نے کہا کہ کئی لوگوں نے قرض لے کر اپنی زمینیں ہموار کی تھیں، اب وہ قرض ادا کرنے کے قابل نہیں رہے۔

ضلع کونسل کے ایک سابق افسر نے نام نہ لکھنے کی شرط پر بتایا کہ منصوبے کی فزیبلٹی رپورٹ میں ہی کئی خامیاں تھیں۔ ان کے مطابق نہر کا راستہ ایسے علاقوں سے گزارا گیا جہاں پانی کا بہاؤ ممکن ہی نہیں تھا۔ ’’ہم نے اعتراض کیا تھا، لیکن اوپر سے دباؤ تھا کہ منصوبہ ہر صورت منظور ہونا ہے، اس لیے ہم خاموش ہو گئے۔‘‘

ضلع کونسل کے موجودہ حکام کا کہنا ہے کہ وہ اس معاملے کی تحقیقات کر رہے ہیں اور ذمہ داروں کا تعین کیا جائے گا۔ تاہم عوام کا کہنا ہے کہ وہ ایسے وعدے کئی بار سن چکے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ یا تو نہر کو فعال کیا جائے یا پھر ان کی زمینیں واپس کی جائیں۔ فی الحال نہر کا بڑا حصہ ویران پڑا ہے اور اس پر خرچ ہونے والی رقم کا حساب کسی کے پاس نہیں۔

ضلع ساحلی ہیلتھ کیئر یونین کے زیرِ اہتمام ’’صحت کارڈ‘‘ کی تقسیم کا آغاز

(صفحہ اول سے آگے)

ڈاکٹر نوید اختر چوہدری نے کہا کہ ’’ہمارا مقصد یہ ہے کہ کوئی بھی خاندان صرف اس لیے علاج سے محروم نہ رہے کہ اس کے پاس فوری رقم نہیں۔ صحت کارڈ ایک سادہ سا ذریعہ ہے جس کے ذریعے ہم ضرورت مند لوگوں کی نشاندہی کر کے انہیں باعزت طریقے سے سہولت فراہم کر سکیں گے۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ کارڈ کے اجرا کے بعد ہر اہل خاندان کو ایک مخصوص نمبر دیا جائے گا، جس کی مدد سے وہ کسی بھی منظور شدہ ہسپتال میں علاج کروا سکے گا۔

ڈاکٹر نوید اختر چوہدری کے مطابق صحت کارڈ کے لیے رجسٹریشن کا عمل 15 مارچ سے شروع ہو کر 30 اپریل تک جاری رہے گا۔ اس دوران یونین کونسل کی سطح پر خصوصی کیمپ لگائے جائیں گے تاکہ بزرگ، خواتین اور معذور افراد کو دفاتر کے چکر نہ لگانے پڑیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم نہیں چاہتے کہ کوئی ماں اپنے بچے کے علاج کے لیے در در بھٹکے، اس لیے ہم خود گھر گھر جائیں گے۔‘‘